

## 118225- بدعت اور نئے امور مساجد کرنے کی ممانعت والی حدیث کی شرح

### سوال

ریاض الصالحین کی شرح شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ باب بدعت اور نئے امور مساجد کرنے کی ممانعت میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے :

وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی آگ میں ہے"

اسے مسلم نے روایت کیا ہے.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا امر نہیں تو وہ رد ہے"

اسے مسلم نے روایت کیا ہے.

براۓ مہربانی ان دونوں حدیثوں کی شرح کریں، اور آپس میں ان کا ربط کیا ہے؟

### پسندیدہ جواب

یہ دونوں حدیثیں بدعت کے ابواب میں اصل شمار ہوتی ہیں، اور علماء کرام نے ان پر سی بدعت کی تعریف اور اس کی حدود و قیود اور ضوابط کی بنائی ہے، اور جب ہم ان دونوں احادیث کی روایات کو دوسرا ہی احادیث کے ساتھ جمع کر گیے تو ہم اس موضوع کو بڑی آسانی اور باریکی سے سمجھ سکتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد حسین جیرانی حفظہ اللہ کرتے ہیں :

"سنن مطہرہ میں ایسی احادیث نبویہ وارد ہیں جن میں لفظ "بدعت" کے شرعاً معنی کی طرف اشارہ ملتا ہے ان احادیث میں یہ احادیث شامل ہیں :

1- عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم نے نئے کام مساجد کرنے سے بچو: کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (4067).

2- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث جس میں ہے کہ : بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبہ میں یہ فرمایا کرتے تھے :

"یقیناً سب سے زیادہ سچی بات کتاب اللہ ہے، اور سب سے احسن اور بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، اور سب سے برے امور اس کے نئے لسجادہ کردہ کام بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی آگ میں ہے"

ان الفاظ کے ساتھ اسے نسائی نے سنن نسائی (3/188) میں روایت کیا ہے۔

جب ان دونوں حدیثوں سے یہ واضح ہو گیا کہ بدعت دین میں نیا کام لسجادہ کرنا ہے، جو اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ احادیث یعنی نیا کام لسجادہ کرنے کا معنی سنت مطہرہ میں دیکھا جائے، اور یہ احادیث میں وارد بھی ہے :

3- عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی ہمارے اس امر (دین) میں کوئی نئی چیز لسجادہ کی جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2697) صحیح مسلم حدیث نمبر (1718)۔

4- اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں :

"جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا امر نہیں تو وہ مردود ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1718)۔

ان چار احادیث پر جب غور کیا جائے تو ہمیں معلوم ہو گا کہ یہ احادیث بدعت کی تعریف اور شریعت کی حقیقت بیان کرتی ہیں، اس لیے شرعی بدعت تین قیود کے ساتھ مخصوص ہے، اس وقت تک کوئی چیز بدعت نہیں ہو سکتی جب تک یہ تین شرطوں یا قیود اس میں پائی نہ جائیں، اور وہ درج ذیل ہیں :

1- الاحادیث : یعنی نیا کام لسجادہ کرنا۔

2- یہ احادیث یعنی لسجادہ کردہ کام کسی شرعی دلیل سے ثابت نہ ہو، خاص یا عام و جمیسے۔

3- یہ احادیث اور نیا کام دین میں اضافہ کر لیا جائے۔

ذیل میں ہم ان تین قیود کی وضاحت کرتے ہیں :

1- الاحادیث :

اس قید کی دلیل بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی نیا کام لسجادہ کیا" من احادیث "اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان :

"کل محمد شیخ بنتہ" ہر نیا مسجد کر دہ کام بدعت ہے۔

اور احادیث سے مراد ہے کہ کوئی بھی نیا کام اختراع اور مسجد کیا جائے جس طرح کا پہلے گزاری نہ ہو، تو اس میں ہر نیا کام شامل ہو گا چاہے وہ مذموم ہو یا م淮南، چاہے دین میں ہو یا دین کے علاوہ۔

جب دنیاوی امور میں مسجد اور اختراع کا وقوع ہو سکتا تھا اور اسی طرح دینی امور میں بھی تو حتمی طور پر یہ باقی دو قیود سے مقید کرنا ضروری ٹھرا۔

اس قید کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

"ہمارے اس امر میں" اور یہاں امر سے مراد دین اور شریعت ہے۔

لہذا بدعت میں جو معنی مقصود ہے وہ یہ کہ: احادیث کی شان اور حالت ہی یہ ہے کہ اسے شریعت کی طرف مسوب کیا جائے اور کسی بھی وجہ سے دین میں اضافہ کیا جائے، اور یہ معنی تین اصولوں سے حاصل ہوتا ہے:

پہلا اصول:

ایسی چیز کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرنا بوجو م مشروع نہیں۔

دوسرہ اصول:

نظام دین سے خروج یعنی باہر جانا۔

تیسرا اصول:

ان دونوں کے ساتھ تیسرا اصول یہ ملخت ہو گا وہ ذرائع اور وسائل جو اس بدعت تک پہنچنے کا ذریعہ اور وسیلہ ہو۔

اس قید کے ساتھ مادی اختراعات اور دنیاوی مساجد اور خارج ہو جائیں گی جن کا دینی معاملات کے ساتھ کوئی تعلق اور اسی طرح معاصی اور منکرات جو نیا مسجد کر لی گئی ہیں وہ بھی بدعت نہیں ہو گی، لیکن اگر انہیں تقرب کی بنا پر کیا جائے، یا یہ ذریعہ اور وسیلہ ہو اور خیال کیا جانے لگے کہ یہ دین میں سے ہیں۔

3- یہ مسجد اور احادیث کسی شرعی دلیل کی طرف مسوب نہ ہونہ تو خاص اور نہ ہی عام طریق سے۔

اس قید کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جو اس میں سے نہیں"

اور آپ کا فرمان ہے: اس پر ہمارا حکم نہ ہو"

اس قید سے وہ نئے کام خارج ہو جائیں گے جن کی شریعت میں دلیل خاص یا عام طریق سے ہے۔

دین میں جو نئی چیز آئی اور وہ عام شرعی دلیل کی طرف مذوب تھی جو مصالح مرسله سے ثابت ہے اس کی مثال: صحابہ کرام کا قرآن مجید جمع کرنا۔

اور اس دین میں نئی چیز جو کسی خاص شرعی دلیل کی طرف مستند ہے اس کی مثال: عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں باجماعت نماز تراویح کا پڑھا جانا ہے، یہ خاص شرعی دلیل کی طرف مستند تھی۔

اور اس کی مثال یہ بھی ہے: شرائیع مذبورہ ہے، اس میں وقت اور بجہ کے حساب سے واضح تفاوت پایا جاتا ہے، اس کی مثال غلطت کے وقت اللہ کا ذکر ہے۔

اور احادیث کا لغوی معنی دیکھا جائے تو کسی شرعی دلیل کی طرف مستند نئی اشیاء کو محدثات کا نام دینا صحیح ہے؛ کیونکہ یہ شرعی امور پھوڑے جانے کے بعد دوبارہ شروع کیے گئے، یا یہ مجمل ہو چکے تھے، تو یہ احادیث نسبی ہے۔

اور یہ معلوم ہے کہ ہر نئی چیز جس کے صحیح اور ثابت ہونے میں شرعی دلیل دلالت کرتی ہو اسے شریعت کی نظر میں احادیث یعنی نئی چیز نہیں کہا جائیگا، اور نہ ہی وہ ابتداع یعنی بدعت ہو گی، کیونکہ شریعت کی نظر میں ابتداع اور احادیث کا اطلاق اس پر ہوتا ہے جس کی کوئی دلیل نہ ہو۔

دلیل میں ہم اہل علم کی کلام پیش کرتے ہیں جو ان تین قیود کو مقرر کرتی ہے:

ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ہر وہ شخص جس نے کوئی چیز نئی لمجاد کی اور اسے دین کی طرف مذوب کیا، اور اس کی دین میں کوئی دلیل اور اصل نہ ملتی ہو جس کی طرف رجوع کیا جائے تو وہ گمراہی ہے اور دین اس سے بری ہے"

دیکھیں: جامع العلوم والحكم (2/128)۔

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

"بدعت سے مراد یہ ہے کہ: وہ نئی لمجاد کردہ جس کی شریعت میں کوئی اصل اور دلیل نہیں، لیکن جس کی شریعت میں کوئی دلیل ہو جو اس پر دلالت کرتی ہو تو وہ شرعاً بدعت نہیں، اگرچہ وہ لغوی طور پر بدعت ہے"

دیکھیں: جامع العلوم والحكم (2/127)۔

اور ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان:

"ہر بدعت گمراہی ہے"

جو نیا کام لمجاد کیا جائے اور شریعت میں اس کی خاص یا عام طریق سے کوئی دلیل نہ ہو"

دیکھیں: فتح الباری (13/254)۔

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے :

"اور یہ حدیث یعنی حدیث (جس نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا ہو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے) اسلام کے اصول سے معدود اور اسلام کے قواعد میں سے ایک قاعدہ ہے؛ کیونکہ جس نے بھی دین میں کوئی نیا کام نکالا ہو اس پر دین کے اصول سے کوئی اصل اس کی گواہی نہ دیتا ہو تو اس کی جانب اتفاقات نہیں کیا جائیگا"

دیکھیں : فتح ابیری (5/302).

بدعت کی شرعی تعریف :

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے ہم شریعت میں بدعت کے معنی کی تحدید کر سکتے ہیں، جس میں یہ تینوں قیود جمع ہوں، اس کی جامع تعریف میں یہ کہنا ممکن ہے :

بدعت یہ ہے کہ : اللہ کے دین میں جو کام نیا نکالا جائے اور اس پر کوئی خاص یا عام دلیل دلالت نہ کرتی ہو"

یا اس سے بھی مختصر عبارت میں :

"جو کام دین میں بغیر کسی دلیل کے نیا مساجد کیا جائے" انتہی

دیکھیں : معرفۃ البدع (18-23) اخخار کے ساتھ

اور مزید آپ سوال نمبر (11938) اور (864) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔